

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

منشور برائے خاندان

تمہید

انسانی تعمیر اور نوع بشری کے استمرار و بقاء کا پہلا زینہ خاندان ہے، دورِ حاضر میں انسانی معاشرہ کو سب سے زیادہ اس کی ضرورت ہے کہ انسانی اقدار کو پروان چڑھایا جائے، خاندانی روابط اور تعلقات کو مستحکم بنایا جائے اور ہر قسم کے انتشار و ضیاع سے اس کو محفوظ رکھا جائے۔

اس لئے کہ دورِ حاضر میں خاندان کو ہر اعتبار سے سنگین خطرات اور پُر پُچ چیلنجز کا سامنا ہے جو اس کو زوال و خاتمہ کی بد انجامی سے دوچار کر رہے ہیں۔

لوگوں کے مابین تہذیبی و ثقافتی اعتبار سے روابط و تعلقات میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے، بین الممالک و بین الاقوامی سطح کے معاہدوں کی وجہ سے وہ قانونی اعتبار سے ایک دوسرے سے مربوط ہو رہے ہیں جس کے منفی اثرات انسانی معاشروں پر منعکس ہو رہے ہیں، اس کے نتیجے میں اسلامی معاشرہ بھی متاثر ہو رہا ہے، حالانکہ اسلامی تہذیب و ثقافت میں خاندانی نظام کو عظیم مقام عطا کیا گیا ہے اور اس کو مختلف اخلاقی اقدار اور شرعی اصول و ضوابط کا پابند بنایا گیا ہے جو اس کی قوت و فعالیت کے لئے حفاظت کا کام کرتے ہیں۔

اس اعتبار سے زیرِ نظر منشور ان تمام اصول و آداب پر مبنی ہے جو فطرتِ انسانی اور آسمانی شریعتوں سے ہم آہنگ اور موافق ہیں، ان اصول و آداب کی شریعتِ اسلامیہ نے تاکید کی ہے اور یہ اس ثقافتی تعدد کے بھی موافق ہے جس کے احترام کی تاکید اقوام



متحدہ کے منشور میں کی گئی ہے۔

پہلی فصل: خاندان کا مفہوم اور اس کے مقاصد

دفعہ (۱): خاندان کا مفہوم:

ایک ایسا معاشرتی یونٹ جو مرد اور عورت کے اشتراک سے باہمی رضامندی کے ساتھ ایسے شرعی و قانونی عقدِ نکاح کے نتیجے میں وجود میں آیا ہو جو عدل و احسان، باہمی تعاون و مشورہ اور مودت و رحمت پر قائم ہو۔

دفعہ (۲): خاندان زوجین (میاں بیوی) اور اولاد (اگر ہو) کے ذریعہ وجود

میں آتا ہے۔

دفعہ (۳): خاندان کے مقاصد:

خاندان کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

۱/ ۳: رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر زوجین کو پاکدامن بنانا، ان کو آوارگی سے

محفوظ رکھنا اور عزت و ناموس اور عفت کی حفاظت کرنا۔

۲/ ۳: طبی و جسمانی، معاشرتی اور نفسیاتی اعتبار سے نسل کی حفاظت و کفالت۔

۳/ ۳: نوع انسانی کا بقاء

۴/ ۳: اطمینان و سکون، روحانی و قلبی یکسوئی اور مودت و رحمت کا حصول

۵/ ۳: پُر امن اور مستحکم انسانی معاشرہ کی تعمیر

۶/ ۳: خاندانی نظام میں مربوط رہنے کی فطری ضرورت کی تکمیل

دوسری فصل: خاندان کو مستحکم کرنے والی بنیادیں اور خاندان پر

عائد فرائض

دفعہ (۴): خاندان مندرجہ ذیل بنیادوں پر قائم ہوتا ہے:

□

۴/۱: زوجین کے مابین حقوق و واجبات میں توازن، جس سے عدل و انصاف اور باہمی حسن سلوک کا مقصد پورا ہو۔

۴/۲: اصل خلقت، انسانی کرامت و عزت اور معاشرتی و قانونی ذمہ داریوں اور مالی حقوق میں مساوات و برابری۔

۴/۳: باہمی رضامندی اور مشاورت

دفعہ (۵) خاندان کے فرائض اور ذمہ داریاں

۵/۱: فکری، معاشرتی، معاشی، اور سیاسی ہر میدان میں ترقی اور نشوونما میں حصہ لینا

۵/۲: خاندان کے اصول و فروع پر مشتمل تمام افراد کی مادی اور معنوی کفالت

۵/۳: خاندان کے تمام افراد کے روحانی اطمینان و سکون اور طبی و جسمانی

حفاظت کے لئے مطلوبہ شرائط کے لئے کوشش

۵/۴: خاندان کے افراد کی ذہنی، جسمانی، روحانی، حسی اور جذباتی صلاحیتوں

کو تعلیم و تربیت اور جائز و مشروع تفریح کے ذریعہ پروان چڑھانا

تیسری فصل: بچہ اور خاندان میں اس کے حقوق

دفعہ (۶) بچے کی تعریف:

طفولت (یعنی: بچپن) کا اطلاق جنین کے مرحلہ سے لے کر بلوغ کے

مرحلہ تک ہوتا ہے۔

دفعہ (۷) خاندان میں بچے کو مندرجہ ذیل حقوق حاصل ہوتے ہیں:

۷/۱: زندگی گزارنے، باقی رہنے، ضرر و نقصان سے محفوظ رہنے یا اس پر

زیادتی نہ کرنے کا حق

۷/۲: قانونی و شرعی والدین کی جانب نسبت کرنے کا حق اور اپنے دینی، ثقافتی



اور معاشرتی تشخص اور پہچان کے ساتھ رہنے کا حق

۷/۳: رضاعت کا حق بشرطیکہ بچے یا والدہ کی صحت دودھ پینے یا پلانے کی وجہ سے متاثر نہ ہو۔

۷/۴: پرورش کا حق، اس طور پر کہ اس کے تمام مادی و معنوی امور کی مکمل کفالت کی جائے اور یہ حق زوجین کے مابین جدائی کے بعد بھی باقی رہے گا۔

۷/۵: نفقہ کا حق جو کھانے، پینے، کپڑوں، گھر، تعلیم، علاج، تفریح اور عرف و رواج کے مطابق جو بھی چیزیں پرورش میں داخل ہیں، سب پر مشتمل ہے، یہ حق زوجین کی جدائی کی صورت میں بھی باقی رہے گا اور اولاد میں سے جس کو بھی ضرورت ہوگی اس کو یہ حق حاصل ہوگا۔

۷/۶: بچے پر اور اس کے مال پر ولی کی ولایت کا حق یہاں تک کہ وہ سن رشد کو پہنچ جائے۔

۷/۷: بچے پر ہر قسم کی مادی و معنوی زیادتی، جسمانی استحصال، قانونی دائرہ کے باہر اس سے کام لینے، جنسی زیادتی، بدنی و جسمانی تجارت اور جبراً وطن سے باہر نکالنے سے اس کی مکمل حفاظت کا حق۔

۷/۸: صحیح عقیدہ اور اخلاقی اقدار کے مطابق تربیت و پرورش کا حق۔

۷/۹: روحانی توازن، وطنی نسبت اور عدل و تعاون پر قائم مشترک انسانی اقدار کے مطابق تربیت کا حق۔

۷/۱۰: ذات کی حفاظت اور نفس و روح کی ترقی پر مشتمل تربیت و پرورش کا

حق۔

۷/۱۱: عفت و پاکدامنی کی تربیت، منحرف عادتوں اور دائرہ نکاح سے باہر

کے جنسی تعلقات سے اجتناب کی تربیت اور اس کے خطرات و نتائج سے آگاہی کا حق۔



چوتھی فصل: وسیع تر خاندان

دفعہ (۸)

۸/۱: وسیع تر خاندان وہ ہے جو بقیہ اقارب و رشتہ داروں پر مشتمل ہو۔

۸/۲: وسیع تر خاندان کی بنیاد مندرجہ ذیل اصول و اقدار پر ہوگی:

۸/۲/۱: صلہ رحمی، احسان، محبت اور باہمی رحم دلی

۸/۲/۲: خاندان میں ایک دوسرے کی، اور خاص طور پر ضرورت مندوں، سن

رسیدہ اور معذوروں کی مادی و معنوی کفالت اور معاشرتی تعاون اور کسی کے بارے میں بے توجہی اور غفلت کا شکار نہ ہونا

۸/۲/۳: معذوروں کے لئے باعزت زندگی کی ضمانت و ذمہ داری

۸/۲/۴: باہمی اختلافات اور نزاع کا خاتمہ

۸/۲/۵: تمام اقرباء اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کے ذریعہ حسن

سلوک، نزاع اور اختلاف کے موقع پر ان کے مابین صلح کرانا اور خوشی اور غمی کے مواقع پر ان کا ساتھ دینا اور شانہ بشانہ رہنا

پانچویں فصل: خاندانی نظام

دفعہ (۹): نکاح مرد اور عورت کے مابین ہونے والا ایک شرعی و قانونی عقد ہے

اور خاندان کے قیام و بقاء کا صرف یہی واحد راستہ ہے۔

دفعہ (۱۰): عقد نکاح مرد اور عورت کے مابین آزادانہ اختیار، باہمی رضامندی اور

جانبین کی طرف سے احسان اور بہتر انداز سے زندگی گزارنے کی بنیادوں پر قائم ہوتا ہے۔

دفعہ (۱۱): عقد نکاح میں زوجین کا اہل ہونا اور ذمہ داری برداشت کرنے پر قادر

ہونا شرط ہے۔

□

دفعہ (۱۲): عقد نکاح کی وجہ سے جانین پر حقوق و واجبات عائد ہوتے ہیں جن کی ادائیگی ضروری ہے۔

دفعہ (۱۳): شوہر اپنی وسعت و قدرت کے بقدر خاندان پر خرچ کرنے کا ذمہ دار ہوگا اور حسن سلوک کا تقاضا یہ ہے کہ مالدار بیوی بھی خاندان پر خرچ کرنے میں حصہ لے۔

دفعہ (۱۴): خاندان ایک معاشرتی و سماجی دائرہ ہے جس میں آسانی کے مواقع فراہم کرنا زوجین کی مشترک ذمہ داری ہے، البتہ شوہر سب سے پہلا ذمہ دار ہے جو باہمی مشاورت، رضامندی، عدل، حکمت، محبت اور معروف کے دائرے میں رہتے ہوئے خاندان کے تمام امور انجام دے گا۔

دفعہ (۱۵): خاندان کے تمام امور میں آسانی پیدا کرنا جس میں تمام کاموں میں توازن و تکامل کے مطابق عمل ہو۔

دفعہ (۱۶): خاندان میں حقوق و واجبات اور ذمہ داریوں کی ایسی تقسیم جس میں تمام افراد کے فطری فرق اور صلاحیتوں کی رعایت کی گئی ہو اور ہر شخص کو اس کا انسانی و حقیقی مقام دیا گیا ہو، ایک دوسرے کا احترام کیا جائے اور تحقیر و تذلیل کی ہر شکل سے اجتناب کیا جائے۔

دفعہ (۱۷): والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ان کا خیال کرنا اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا اولاد پر والدین کا حق ہے۔

دفعہ (۱۸): خاندان کے تمام افراد کے درمیان ظلم و زیادتی، حق تلفی اور نقصان پہنچانے کی تمام شکلیں ممنوع ہیں۔

دفعہ (۱۹) عقد زواج کو مستند بنایا جائے، اس کی توثیق کرائی جائے تاکہ حقوق کی ضمانت برقرار رہے۔



چھٹی فصل: ازدواجی تعلق کا خاتمہ

دفعہ (۲۰): ازدواجی تعلق میں اصل یہ ہے کہ وہ استمرار اور ہیبت کی نیت سے ہو، طلاق کا فیصلہ اسی وقت لیا جاسکتا ہے جب ازدواجی تعلق کو برقرار رکھنا ناممکن ہو جائے اور حل اور علاج کے تمام مراحل ختم اور راستے مسدود ہو جائیں۔

دفعہ (۲۱): طلاق ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ طلاق جائز طریقے سے اور احسان کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے دی جائے۔

دفعہ (۲۲): جب ازدواجی تعلق کو برقرار رکھنا مشکل ہو جائے تو شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ احسان کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے طلاق دے، اور بیوی کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ طلاق یا خلع کا مطالبہ کرے۔

دفعہ (۲۳): زوجین کے مابین اختلاف اور جھگڑا ہونے کی صورت میں طلاق سے پہلے اصلاح کی غرض سے زوجین کے خاندان میں سے دو حکم اس معاملہ میں دخل دینے کے مکلف ہوں گے۔

دفعہ (۲۴): طلاق ہونے کی صورت میں اس کے نوع کی تعیین اور معروف طریقہ سے اس کے تقاضوں کی رعایت کی جائے گی اور اس طلاق کے نتیجے میں خاندان کے افراد کو حاصل ہونے والے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

ساتویں فصل: خاندان کی حفاظت کے بارے میں حکومت اور

پرائیویٹ اداروں کی ذمہ داری

دفعہ (۲۵): حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کو پورا کرے:

۲۵/۱: خاندان کو قانونی اور دستوری حمایت فراہم کرے۔

□

۲۵/۲: سماجی اداروں کو خاندانی مشکلات و مسائل حل کرنے میں شریک کرے۔

۲۵/۳: طلاق یا شوہر کی وفات کی صورت میں عورت اور اولاد کی حفاظت اور ان کو بے راہ روی اور ضرر سے بچانے کی خاطر رہنے کے لئے کوئی جگہ فراہم کرائے۔

۲۵/۴: بچوں کے اہم مصالح کی حفاظت کرائے، ان کی تعلیم و تربیت کی نگرانی کرے اور ان کی مادی و معنوی ضروریات کو پورا کرے۔

۲۵/۵: خاندان میں صحیح علم و ثقافت کو پروان چڑھانے کی عملی تدبیر کی جائے جس سے خاندان کو سعادت و خوشی، نیز ان کے استقرار و استمرار کی پوری ضمانت مل سکے۔

۲۵/۶: سول سوسائٹی کے اداروں کو متحرک کیا جائے تاکہ وہ شادی کے اہل نوجوانوں کو ان کے مسائل اور طریقہ کار سے آگاہ کریں جس کے نتیجے میں وہ خاندان کی ذمہ داریوں کو سنبھال سکیں، مزید ایسے ادارے اور مراکز بھی قائم کئے جائیں جو رہنمائی کی ذمہ داری نبھائیں اور اختلاف و تنازع کے موقع پر اصلاح کا کام کر سکیں۔

۲۵/۷: نکاح کو آسان سے آسان تر بنانے کا کام کیا جائے اور نکاح کی ترغیب دی جائے۔

آٹھویں فصل: میراث، وصیت اور عدت

دفعہ (۲۶): میراث کی بنیاد عدل و انصاف، ضروریات کی تکمیل اور ذمہ داری پر قائم ہے۔

دفعہ (۲۷): متوفی کے مال کو مستحقین میں صحیح طور پر تقسیم کیا جائے، وراثت سے کسی بھی جائز وارث کو محروم کرنا یا وراثت میں بیجا تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔

دفعہ (۲۸): وصیت کو معروف و مستحب عمل اور حسن سلوک کی ایک شکل سمجھی جائے اور اس کو پورا کرنا شرعی اصول و ضوابط کی روشنی میں ضروری ہے۔

دفعہ (۲۹): مطلقہ اور متوفی عنہا خاتون پر شرعی عدت گزارنا ضروری ہے تاکہ نسب کی حفاظت ہو سکے اور نفسیاتی پہلوؤں کی بھی رعایت ہو سکے۔

.....

اللہ ہی توفیق عطا کرنے والا ہے۔